عربی تنقید کا ارتقاء پروفیسر سید احتشام احمد ندوی

ناشر: فیض المصنفین، مدینہ منزل، نیوسر سید نگر، علی گڑھ، ۲۰۰۸ء، ص۲۱۲، قیمت -/۱۵۰ روپے

فن تنقید کا شمار قدیم ترین فنون لطیفہ میں ہوتا ہے۔ غالبا دنیا کی ہر زبان میں اس کا قابل قدر سرمایہ پایا جاتا ہے۔اس فن کی قدیم ترین روایات ہمیں یونانی زبان میں ملتی ہیں۔ اس کے بعد عربی زبان ہے، جس میں تنقید کا فن اپنی پوری جلوہ سامانیوں کے ساتھ نظر آتا ہے۔ اس میں فن تنقید کے آثار ہمیں عہد جاہلیت ہی سے نظر آتے ہیں، لیکن وہ فنی حیثیت اختیار نہ کرسکے تھے، کہ وہ اشعار اور شعراء کے متعلق ناقدین کی ذاتی وشخصی آراء تھیں۔صدر اسلام اور عہد اموی میں فن تنقید نے ارتقائی مراحل طے کیے، لیکن فنی حیثیت سے اسے وہ مقام ومرتبہ نہ حاصل ہوسکا جس پر وہ عہد عباسی میں فائز ہوا کہ اسی عہد میں تنقید کے نظریاتی اور اصولی مباحث پروان چڑھے۔

زیر مطالعہ کتاب عربی تنقید کی عہد بعہد تاریخ اور اس کے مختلف ارتقائی مراحل کا ذکر کرتی اور خاص طور عصر عباسی میں اس کے مختلف مظاہر کو بیان کرتی ہے۔ دراصل یہ فاضل مصنف کا ڈاکٹریٹ کا مقالہ ہے، جسے انھوں نے عربی زبان میں لکھا تھا، پھر اپنے نگراں پروفیسر عبدالعلیم خاں، سابق وائس چانسلر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے مشورہ پر عمومی فائدہ کی خاطر اسی زمانے میں اسے اردو کا قالب بھی پہنا دیا تھا، لیکن حالات کی ناسازگاری کی وجہ سے اب تک شائع نہ ہوسکی تھی، تقریباً چالیس سال بعد اب منظر عام پر آئی ہے۔ اسے فاضل مصنف کے سلسلۂ تنقیدات کے حصۂ چہارم کے طور پر شائع کیا گیا ہے۔

اس کتاب کو آٹھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔اس سے پہلے تمہیدی طور پر ’عربی تنقید اور اس کے ارتقائی مراحل‘ کا سرسری ذکر ہے۔

پہلے باب میں عصر عباسی سے قبل عربی تنقید کے مظاہر سے بحث کی گئی ہے۔ان میں عہد جاہلیت، صدر اسلام اور اموی عہد میں پائے جانے والے تنقیدی آثار اور اس کی فنی قدر و قیمت کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ باب نسبتاً مختصر ہے۔ دوسرا باب عہدِ عباسی میں عربی تنقید کے ارتقاء کو بیان کرتا ہے۔اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں عربی تنقید کے مختلف

مظاہر کو عرب شعراء کے تذکروں پر مشتمل کتب کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ تیسرا باب ادبی کتابوں میں تنقیدی افکار کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ غالباً اولین کاوش ہے جس میں ادبی کتابوں کی روشنی میں عربی تنقید کے نظریات کو تلاش کرکے انھیں مرتب کرنے اور ان کا مقام ومرتبہ متعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس باب میں اسامہ بن منقذ (م۵۸۴م) کی **البديع في نقد الشعر** کا ذکر نہیں ہونا چاہیے تھا کہ یہ کتاب تنقید کے موضوع سے بحث کرتی ہے، جب کہ اس باب میں ادبی کتب میں پائے جانے والے تنقیدی افکار ونظریات کو بیان کرنا مقصود تھا۔ چوتھا باب نثر کی تنقید ہے۔ اس میں خطبات اور رسائل کی تنقید کا ذکر کیا گیا ہے۔ پانچواں باب 'ادبی تنقید کے ارتقاء میں قرآن کریم کا حصہ' کے عنوان سے ہے۔ اس میں ادبی تنقید پر قرآن کریم کے اثرات پر بہت ہی اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ چھٹا باب عہدِ عباسی کے اہم ناقدین اور ان کی کتبِ تنقید کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ کتاب کا بنیادی حصہ ہے جس میں عہدِ عباسی کے تنقیدی رجحانات کا بھرپور جائزہ لیا گیا ہے۔ اس باب کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں عہدِ عباسی کے اہم ناقدین کی کتب کا جائزہ اس انداز سے لیا گیا ہے کہ ان کے رجحانات اور میلانات کے ساتھ ان کے محاسن ومعایب کا بھی پوری طرح اندازہ ہو جاتا ہے۔ باب ہفتم میں عربی تنقید کے بنیادی مباحث کا تنقیدی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ باب ہشتم میں عربی تنقید کے عربی، یونانی اور بلاغی مکاتب فکر کا ذکر کیا گیا ہے۔

یہ کتاب مجموعی طور پر اردو زبان میں لکھی جانے والی کتب تنقید میں اہم مقام ومرتبہ کی حامل ہے۔ اسے پڑھ کر عربی تنقید کے مختلف مراحل، اس کے افکار ونظریات اور اصولی مباحث کھل کر سامنے آجاتے ہیں۔ لیکن اس کتاب کا سب سے بڑا نقص پروف ریڈنگ کی غلطیاں ہیں، حتی کہ کتابوں کے نام کے علاوہ حوالہ جات کی بھی بہت سی غلطیاں پائی جاتی ہیں، جس کے نتیجہ میں اصل مراجع تک پہنچنا عام قاری کے لیے مشکل ہوجاتا ہے۔ اسی طرح کتاب کے ظاہری حسن میں بھی متعدد خامیاں ہیں۔ مثلاً کتاب کا تیسرا اور چوتھا باب نئے صفحہ کے بجائے اس جگہ سے شروع ہوجاتا ہے جہاں دوسرا وتیسرا